رد کیا ۔ اس فضیلت کا حقدار ان سے بڑھ کر کون ہو سکتا ہے جنہوں نے عیش و عشرت کی زندگی پر صحرا اور بے آب وگیاہ وادیوں میں سفر کرنے کو ترجیح دی ۔اور سفر میں تنگی و پریشانی کو برداشت کرکے اہل علم اور اصحاب حدیث کی صحبت و رفاقت اختیار کی ۔ احادیث نبویہ اور آثار صحابہ جمع کرنے کے راستے میں ہر قسم کی تکالیف و مسائل کو برداشت کیا۔انہوں نے بدعات ،خواہشات نفسی،قیاس و رائے اور زیغ وضلال کو ٹھکرادیا،جنہوں نے مدارس کو آباد اور اپنے گھروں کو ویران کر دیا۔پھر امام حاکم نے حفص بن غیاث کا یہ قول نقل فرمایاہے : دنیا کے سب سے اچھے لوگ اہل حدیث ہیں ،اور یہ کیوں نہ ہو انہوں نے کل دنیا کو پس پشت ڈال دیاہے۔

[جاری ہے]

سنن ابی داؤد

یہ امام ابوداؤد -رحمة الله عليه- کی مشہور ترین تصنیف ہے۔اس کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں فقہی احکام کی احادیث کوجمع کیا گیا ہے۔امام صاحب نے ہر باب میں صحیح اور حسن احادیث جمع کئے ہیں، دستیاب نہ ہونے کی صورت میں ضعیف روایتیں بھی شامل کی ہیں۔اور جن حدیثوں میں شدید کمزوری تھی،ان کی وضاحت کردی ہے۔اس لئے علماء نے صحاح ستہ میں سے صحیح مسلم کے بعد اسی کا درجہ تسلیم کیا ہے۔

رواۃ السنن: امام صاحب سے یہ کتاب درج ذیل شاگردان رشید نے سیکھ کر حفاظت اور ذمہ داری سے امت اسلامیہ تک پہنچائی ہے:

[۱] محمد بن عبدالملك الرواس ؒ   [۲] اسحاق بن موسیٰ الرملی الوراق
[۳] علی بن الحسن بن العبد الانصاریؒ   [٤] احمد بن علی البصری ؒ
[٥] ابو بكر بن محمد بن عبدالرزاق ابن داسة   [٦] احمد بن محمد ابن الاعرابی ؒ
[٧] احمد بن ابراهيم الاشنانی ؒ   [٨] ابوعلی محمد بن احمد بن عمرو اللؤلؤی ؒ

ان روایات میں سے ابو علی اللؤلؤی ؒ کا نسخہ آخری اور مکمل ترین ہے۔

امام صاحبؒ نے اہل مکہ کے استفسار پر ایک رسالہ تصنیف کیا ،جو کتاب السنن کے بارے میں اہم معلومات دیتا ہے۔اس میں بیان کیا ہے کہ جس باب میں مسند حدیث نہ ملے ،اس میں مرسل روایات سے بھی استدلال کیا جاتا ہے۔متروک راوی سے روایت نہیں لی جاتی ۔کتاب السنن میں منکر کی وضاحت کی ہے۔اور جہاں شدید ضعف تھا،اس کو بیان کردیا ہے۔

آپ نے اپنے رسالے میں لکھا ہے:" و ما لم اذكر فيه شيئا فهو صالح " اس کے بارے میں بہت سارے علماء کاخیال تھا کہ جن احادیث پر امام صاحب نے سکوت اختیار کیا ہے وہ سب صالح للاحتجاج یعنی شرعی دلیل بننے کے قابل ہیں۔لیکن محققین کے نزدیک ان میں سے جو حدیثیں صحیح یا حسن ہیں وہی صالح للاحتجاج ہیں،مگر جو ضعیف ہیں وہ عام طور پر صرف صالح للاعتبار یعنی متابعات اور شواہد میں کارآمد ہیں۔

قسط نمبر 5

تاریخ جموں و کشمیر

عبدالوہاب ڈار

1-1-1948 کشمیر میں حریت پسند مجاہدین کی کامیابیوں سے بوکھلا کر بھارت نے پاکستان کے خلاف شکایت کی کہ اسے جموں و کشمیر میں مداخلت سے روکا جائے۔ پاکستان نے ٹھوس جواب دیا۔

15-1-1948 سلامتی کونسل کے اجلاس میں شرکت کے لئے پاکستان کی طرف سے چوہدری ظفراللہ خان، مسٹر اصفہانی، مسٹر وسیم سجاد، چوہدری محمد علی اور آزاد کشمیر کے صدر سردار محمد ابراہیم کو بھیجا گیا۔

بھارت کی طرف سے سر گوپال سوامی، مسٹر ستیل وارڈ اور جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس کے لیڈر شیخ محمد عبداللہ شریک ہوئے۔

24,25-1-1948 پونچھ پر مجاہدین نے بھرپور حملہ کیا لیکن فتح کا خواب شرمندہ تعبیر نہ ہو سکا۔

17-1-1948 سے 21-12-71 تک اقوام متحدہ میں مسئلہ کشمیر پر کل ۵۳ قراردادیں پاس ہوئیں لیکن اس میں کافر قوتوں کا مفاد نہ ہونے کی وجہ سے اس پر عمل نہ ہو سکا۔

6-2-1948 سلامتی کونسل کے صدر جنرل میکن ٹن نے مسئلہ کشمیر سے متعلق قراردادیں پیش کی:

١۔ کشمیر سے تمام بے قائدہ فوج (مجاہدین اور انڈین آرمی) کو نکال دیا جائے۔

٢۔ ایک عبوری انتظامیہ قائم کر کے لوگوں کا اعتماد بحال کیا جائے۔

٣۔ سلامتی کونسل کے زیر اہتمام آزادانہ رائے شماری کا انعقاد کیا جائے۔

بھارتی نمائندگان نے مسٹر ماؤنٹ بیٹن کے ذریعے دباؤ ڈال کر سلامتی کونسل کے بقیہ بحث کو ملتوی کروادیا۔

15-3-1948 بھارتی وزیر دفاع نے اعلان کیا کہ بھارتی فوج اگلے تین ماہ میں سرزمین کشمیر کو ہر قسم کی مزاحمت سے پاک کر دے گی۔

18-3-1948 بھارتی انفنٹری نے 14 روزہ گھمسان کی جنگ کے بعد جھنگڑ پر قبضہ کر لیا۔

4-1948 بھارت نے راجوری پر قبضہ کر لیا۔

17-4-48 چڑی کوٹ کا مورچہ مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل گیا اور دشمن ٧ اپریل(دنوں) میں مفتوحہ علاقہ میں ہجیرہ اور راولا کوٹ تک بڑھ گیا۔ یہ مورچہ پونچھ اور کشمیر کی فتح کے لئے شہ رگ کی حیثیت رکھتا تھا۔

انڈین یونین نے مسلم اقلیت کے مال و جان اور عزت و آبرو، مذہب و تہذیب اور زبان و کلچر کی حفاظت کا جو وعدہ پاکستان سے کیا تھا اس کی سیاہی خشک ہونے سے قبل ان کی صریح خلاف ورزی کی گئی۔

پاکستان کے حصہ کا دفتری ریکارڈ ریل کے جن ڈبوں میں دہلی سے روانہ ہوا تھا ان ڈبوں کو دہلی کے قریب ہی ڈائنا مائیڈ سے اڑا دیا گیا۔ کشمیر کی مسلم اکثریت کو مظالم کا نشانہ بنا کر جلاوطنی پر مجبور کیا گیا اور باہر سے سکھوں اور ہندوؤں کو جموں و کشمیر میں بسانے کی کوششیں شروع ہوئیں۔

10-5-1948 پاک فوج نے اچانک حملہ کر کے کرگل اور دراس پر قبضہ کیا اور لیہ کا راستہ کاٹ دیا۔

17-5-1948 ایک بریگیڈ بھارتی فوج نے ٹیٹوال (ہندواڑہ) پر حملہ کر دیا۔ اس نازک موقع پر پاکستان کی مٹھی بھر فوج نے کشمیر میں داخل ہو کر مزاحمت کی اور دشمن کو مظفر آباد پہنچنے سے روک دیا۔

15-7-1948 ریاست جونا گڑھ کا مسئلہ سلامتی کونسل میں پیش ہوا تو بھارتی مندوب نے کہا ''عوام متفق ہوں تو حکمران کو سربراہ ریاست کی حیثیت سے الحاق کا فیصلہ کرنے کا حق حاصل ہے لیکن اختلاف کی صورت میں حکمران کو عوامی فیصلے کے مطابق قدم اٹھانا چاہئے۔''

19-7-1948 پاک فوج کے ایک مشترکہ گروپ نے حملہ کر کے ''پانڈو پہاڑ'' پر قبضہ کر لیا۔ انتہائی دفاعی اہمیت کی وجہ سے پاک فوج نے اس کا خفیہ نام ''دہلی'' اور بھارتی فوج نے ''کراچی'' رکھا ہوا تھا۔

13-8-1948 اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے کشمیر سے متعلق قرارداد کی مزید توثیق کی۔

6-9-1948 کشمیر سے بھارت کا غاصبانہ قبضہ چھڑانے کیلئے پاکستان نے ''آپریشن وینس'' اور ''لٹل وینس'' کے منصوبے بنائے تاکہ ریچھ اور مینڈک پہاڑیوں پر قبضہ جمائے لیکن سیاسی الجھن میں پڑھ کر پنجاب رجمنٹ اس پر عمل نہ کر سکا۔ پاکستان نئی دہلی میں پاک بھارت کانفرنس سے آس لگائے رہا۔ انڈیا نے اس غفلت سے بھرپور فائدہ اٹھا کر ان اہم پہاڑیوں پر اپنی پوزیشن مضبوط کی۔

29-10-1948 پٹھان مجاہدین نے دھاوا بول کر بارہ مولا میں مورچہ زن فرسٹ پٹیالہ انفنٹری یونٹ کا خاتمہ کر دیا۔ اس کے علاوہ آزاد فوج نے بہت کاروائیاں کیں، لیکن وسائل کی کمی سے دوچار رہنا پڑا۔

01-11-1948 بھارت نے کشمیر میں آزاد فورس پر اچانک تیسرا بڑا حملہ کیا جس میں ٹینکوں سمیت ایک بریگیڈ فوج استعمال ہوئی۔ اس زوردار اچانک حملے کی دیسی اسلحہ سے لڑنے والے حریت پسند فورس کو پیچھے ہٹنا پڑا۔

15-11-1948 فوجی قوت کے بل پر بھارت نے دراس اور کرگل (ہمباب اور پوریگ) پر قبضہ کیا اور مجاہدین لیہ کا محاصرہ اٹھا کر پیچھے چلے آئے اور بھارتی فوج کو بصد مشکل کرگل پر روک لیا۔

01-01-1949 سیاسی دباؤ میں آ کر پاکستان کو بھارت کے ساتھ جنگ بندی کرنی پڑی۔ یہیں سے کشمیر پر پاکستان کا قبضہ ڈھیلا پڑنے لگا۔ پاک فوج نے اوڑی سے جموں تک بھارت کا ناطقہ بند کر دیا تو پنڈت نہرو نے سلامتی کونسل سے رجوع کر کے جنگ بندی کرائی۔

05-01-1949 اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے قرارداد نمبر S/1196 پاس کی کہ:

۱۔ مسئلہ کشمیر جمہوری طریقے پر حل کیا جائے۔

۲۔ امن قائم ہوتے ہی قرارداد پر عمل شروع کیا جائے۔

۳۔ اقوام متحدہ کا سکریٹری جنرل ناظم رائے شماری نامزد کرے۔

09-03-1949 پاکستان نے مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے سلامتی کونسل کو اپنے نمائندے پیش کئے لیکن بھارت وعدے سے مکر گیا۔

پاکستان کی تحریک پر اقوام متحدہ میں بحث ہوئی تو روس نے اپنا ویٹو پاور استعمال کر کے سلامتی

21-3-49 کونسل کو بے دست و پا کر دیا۔

اقوام متحدہ نے امریکہ کے مسٹر فلیٹ ایڈمرل چیسٹر نیمٹز (Chester Namtiz) کو کشمیر میں رائے شماری کے لئے ایڈمنسٹریٹر نامزد کر دیا۔ لیکن اقوام متحدہ اہل کشمیر پر بھارتی وحشیانہ مظالم کا خاموش تماشائی بنا رہا۔ روس نے ہر مرتبہ ویٹو کر کے بھارتی جارحیت کی حمایت کی۔

29-3-1949 صدر آزاد کشمیر سردار محمد ابراہیم نے معاہدہ کراچی کی شق نمبر viii(A) کے تحت شمالی علاقہ جات کا (28400) مربع میل رقبہ عارضی طور پر حکومت پاکستان کے حوالے کیا۔

20-6-1949 ہری سنگھ تخت کشمیر سے دست بردار ہوا اس کے بیٹے کرن سنگھ کو کشمیر کا صدر بنا دیا گیا۔

2-7-1949 اقوام متحدہ کے کمیشن (UNCIP) کے سربراہ ڈاکٹر الفریڈ لوزانو نے کہا "مجھے یقین ہے کہ کمیشن ہر ممکن کوشش کر کے کشمیر میں استصواب رائے کرائے گا۔

27-7-1949 وادی شیوک تک آزاد کشمیر اور مقبوضہ کشمیر کے مابین جنگ بندی لائن کا تعین ہوا۔ عارضی سرحد پر شمال میں 40 میل تک کوئی حد بندی نہیں ہوئی، 500 میل تک ناقص نشانات لگائے گئے 124 میل میدانی علاقے میں ورکنگ باونڈری قائم کی گئی اور باقی تقریباً سوا سو میل گہری کھائیوں، گھنے جنگلوں اور اونچے پہاڑوں سے گزرتی ہے۔

جنگ بندی لائن کے تعین ہونے کے بعد بھی جزوی جنگ جاری رہی۔

1-11-1949 کشمیر و شمالی علاقہ جات میں عملاً جنگ بندی ہوئی۔

27-5-1950 سلامتی کونسل کا متعین کردہ ڈکسن مسئلہ کشمیر کے سلسلے میں دہلی پہنچا مگر بھارت نے کشمیر سے فوج کے انخلاء اور رائے شماری پر تعاون سے انکار کیا۔

4-01-1951 برطانیہ نے دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس منعقد کی۔ اس میں مسئلہ کشمیر کے حل

کے لئے رائے شماری کے دوران پاک بھارت مشترکہ فوج یا اقوام متحدہ کی فوج تعین کرنے کا فیصلہ ہوا۔ پاکستان اس فیصلے کو مان گیا لیکن بھارت نے انکار کیا۔

12-2-1951 پنڈت نہرو نے انڈین پارلیمنٹ سے خطاب کے دوران اقوام متحدہ سے کئے گئے وعدوں پر قائم رہنے کا اعلان کیا۔

30-6-1951 سلامتی کونسل کا نمائندہ ڈاکٹر فرینک پی گراہم مسئلہ کشمیر کے سلسلے میں برصغیر آیا اور ملاقاتوں کے بعد جموں و کشمیر میں پاکستان کی جانب 3000 سے 6000 تک پاکستانی فوج اور بھارت کی جانب 12000 سے 18000 بھارتی فوج برقرار رہنے کی تجویز پیش کی۔ بھارت نے صریح انکار کر کے اسے واپس بھیج دیا۔

1951 بھارت نے سلامتی کونسل کی قرارداد کے بدلے نام نہاد آئین ساز اسمبلی کے انتخابات کرائے۔ نیشنل کانفرنس کے صدر شیخ عبداللہ ریاست کشمیر کے وزیر اعظم بن گیا۔ اس غدار قوم نے معاہدہ دہلی پر دستخط کر کے جموں و کشمیر کو بھارت کی غلامی میں دینے کا پیمان باندھ لیا۔

اس غداری کے خلاف اہل کشمیر نے شدید مظاہرے کئے تو پینترا بدل کر وہ کشمیری عوام کو حقِ خودارادیت دینے کا مطالبہ کرنے لگا۔

6-7-1951 نہرو نے اعلان کیا کہ کشمیر مال تجارت نہیں بلکہ اسکی قسمت کا فیصلہ کشمیری عوام اپنی صوابدید پر کریں گے۔

2-1-1952 اہل کشمیر کے مسلسل مظاہروں سے تنگ آ کر نہرو نے پھر اعلان کیا کہ ہم نے اقوام متحدہ سے پرامن حل کا وعدہ کر رکھا ہے۔ ایک عظیم قوم کی حیثیت سے ہم اپنے وعدوں سے منحرف نہیں ہو سکتے۔

8-1952 پاکستان کے محمد علی بوگرہ اور بھارت کے جواہر لال نہرو دہلی میں مسئلہ کشمیر پر طویل مذاکرات کرتے رہے۔

17-11-1952 بھارت نے نئے آئین کے تحت ڈوگرہ خاندان کو حکومت سے محروم کر دیا اور کرن سنگھ کو عہدہ صدارت سے برطرف کر دیا۔ شیخ عبداللہ عوامی دباؤ کے تحت حق خودارادیت کا مطالبہ کرتا رہا۔ نہرو نے اس مطالبے پر انہیں گرفتار کر کے بخشی غلام محمد کو وزارتِ عظمٰی کے منصب پر بٹھایا اور ان کے ذریعے کٹھ پتلی اسمبلی سے بھارت کے ساتھ الحاق کی قرارداد منظور کروا کے دم لیا۔ اس قرارداد کے تحت بھارتی آئین سے جموں و کشمیر کے لئے داخلی خودمختاری کی شق ختم کر دی۔

25-7-1953 پاک و ہند کے وزرائے اعظم کراچی میں مسئلہ کشمیر، اقلیتی حقوق اور متروکہ جائداد کے مسئلوں پر گفت و شنید کرتے رہے۔